باب 8

نصاب، سلیبس اور درسی کتب
(Curriculum, Syllabus and Textbooks)

سوال: نصاب، سلیبس اور کورس کی تعریف لکھیں اور ان کے باہمی فرق کی وضاحت مثالوں سے کریں۔
(لاہور بورڈ 2017ء)(راولپنڈی بورڈ 2017ء)

جواب

1- نصاب

نصاب ان تمام نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں اور تجربات کا نام ہے جن کا اہتمام کوئی تعلیمی ادارہ کرتا ہے۔ ان تمام مشاغل کا اہتمام مدرسے کی حدود کے اندر اور باہر دونوں جگہوں پر کیا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں نصاب سے مراد صرف وہ تعلیمی کتب ہوتی ہیں جو کہ مدرسے کے اندر پڑھائی جاتی تھیں۔ جدید دور میں نصاب کے مفہوم میں وسعت آچکی ہے۔ اب اس کے دائرہ کار میں وہ تمام سرگرمیاں آتی ہیں جن کا اہتمام مدرسہ کرتا ہے۔

مختلف ماہرین تعلیم نے اپنے اپنے نقطۂ نظر سے نصاب کی تعریف کی ہے۔ ان میں سے چند تعریفیں درج ذیل ہیں:

"نصاب مدرسہ کے مکمل ضابطۂ حیات کا آئینہ دار ہوتا ہے جن کو اساتذہ کی نگرانی میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔" (سپئیرز)

"نصاب سکول کی تمام سرگرمیوں کا احاطہ کرتا ہے۔ مثلاً کھیل کود، جماعت کا کام اور تمام سرگرمیاں جو کہ سکول میں انجام دی جاتی ہیں۔" (میڈ)

"نصاب تعلیمی سرگرمیوں کی ایسی تنظیم ہے جس کے ذریعہ طلبا تعلیمی مقاصد حاصل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔" (پال ہرسٹ)

"نصاب آموزش کے اس تمام عمل پر محیط ہے جس کے لیے سکول ذمہ داری رکھتا ہے۔" (جیمس مائیکل لی)

2- سلیبس:

سلیبس سے مراد پڑھایا جانے والا تدریسی مواد ہے۔ کسی مضمون کے عنوانات کی ایسی فہرست جسے خارجی امتحانات کے لیے تیار کیا جاتا ہے، سلیبس کہلاتا ہے۔ اس میں ہر عنوان کے ساتھ نمبروں کی تقسیم بھی فراہم کر دی جاتی ہے۔ سلیبس میں موضوعات اور دیگر تعلیمی سرگرمیوں کا ایک خاکہ مہیا کر دیا جاتا ہے۔ اس خاکے میں کون سے موضوعات شامل ہوں گے، تدریسی سرگرمیاں کون سی ہوں گی اور وقت کا تعین کیسے کیا جائے گا۔ یہ سب کام کتب تحریر کرنے والوں اور تدریس کرنے والے اساتذہ کے ہوتے ہیں۔ سلیبس میں فہرست بھی عنوانات تک ہی محدود ہوتی ہے۔

3- کورس:

کورس دراصل کسی مضمون کی تفصیل ہوتی ہے۔ یہ دراصل سلیبس میں درج عنوانات کی تفصیل ہوتی ہے۔ کورس کے لفظی معنی "راستہ" کے ہیں۔ یہ دراصل کورس کے حصول کا راستہ ہے۔ ہم اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے یعنی بچوں کی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے ان کی شخصیت کی تعمیر مضبوط بنیادوں پر کرنے کے لیے جو راستے اپناتے ہیں، وہ کورس کہلاتے ہیں۔

باہمی فرق کی وضاحت

نصاب، سلیبس اور کورس تینوں مختلف اصطلاحیں ہیں اور تینوں کا مفہوم علیحدہ علیحدہ ہے۔ اُردو زبان میں متبادل الفاظ کی کمی کے باعث ہم تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی سمجھتے ہیں لیکن یہ تینوں الفاظ آپس میں تعلق رکھتے ہیں۔ سلیبس اور کورس نصاب ہی کا حصہ ہیں۔ نصاب ایک جامع تدریسی پروگرام کو کہتے ہیں۔ اس میں مدرسے کی تمام سرگرمیاں، سلیبس، کورس، کھیل کود، رہنمائی، مشاورت، تعلیمی جائزے، بحث مباحثے اور اسمبلیاں وغیرہ شامل ہیں۔

فرض کریں کہ ہم علم التعلیم کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ اگر ایک طالب علم یہ جاننا چاہے کہ اس مضمون میں کیا کچھ پڑھایا جاتا ہے تو وہ علم التعلیم کا سلیبس دیکھے گا۔ ثانوی اور انٹرمیڈیٹ بورڈ تمام مضامین کا سلیبس شائع کرتے ہیں۔ سلیبس میں مختلف عنوانات کی فہرست ہوگی جیسے کہ تعلیم اور اس کا مفہوم، تعلیم کی بنیادیں، رہنمائی و مشاورت اور نصاب تعلیم وغیرہ۔ اب اگر طالب علم اس کی مزید تفصیل جاننا چاہے تو اسے علم التعلیم کا کورس دیکھنا پڑے گا۔ کورس میں تمام عنوانات کی تفصیل موجود ہوگی۔ اسی سلیبس اور کورس کو مدنظر رکھ کر درسی کتب مرتب اور تحریر کی جاتی ہیں۔ اس سلیبس اور کورس کے متعلق مدرسہ ہم نصابی سرگرمیاں تشکیل دیتا ہے۔ کسی مضمون کا سلیبس، کورس اور اس سے متعلق سرگرمیاں سب نصاب کا حصہ بن جاتی ہیں۔

اُردو اور انگریزی کی تدریس کے سلسلے میں نصاب کا کورس، سلیبس اور خاکہ اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ اس میں کتنے اور کس قسم کے تجربات مہیا کیے جائیں گے۔ مثلاً نثر، نظم، مضمون نویسی، خط نویسی، مکالمہ نگاری، گرائمر اور زبانی اظہار خیال کی مہارت وغیرہ کس مواد اور کن سرگرمیوں سے سکھائی جائے گی۔ ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھ کر پہلے سلیبس، پھر کورس کے مطابق درسی کتب تیار کی جائیں گی۔ اسی کورس اور سلیبس سے متعلقہ ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام کیا جائے گا۔ آخر کار یہ تمام چیزیں مل کر نصاب تشکیل دیں گی۔ نصاب، کورس اور سلیبس اگرچہ آپس میں گہرا تعلق رکھتے ہیں لیکن بغور مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ان میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہے۔

سوال: نصاب سے کیا مراد ہے؟ مختلف ماہرین کی آراء کی روشنی میں نصاب کی مکمل اور جامع تعریف لکھیں اور نصاب کی نوعیت اور دائرہ کار کی وضاحت کریں۔

جواب

نصاب کا مفہوم

نصاب اردو زبان کا لفظ ہے اور انگریزی زبان کے لفظ Curriculum کا متبادل ہے جو کہ ایک لاطینی لفظ Currere سے ماخوذ ہے۔ Currere کا لغوی مطلب راستہ ہے، لہٰذا نصاب سے مراد وہ راستہ ہے جو کہ حصول منزل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تعلیم ایک معاشرتی عمل ہے اور نصاب معاشرے کے تعلیمی مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ جدید معنوں میں نصاب علوم و تجربات کا وہ مجموعہ ہے جو مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے مدرسے کے زیر اہتمام طلبا کو فراہم کیا جاتا ہے خواہ یہ سکول کے اندر ہوں یا باہر۔ ڈکشنری آف ایجوکیشن کے مطابق نصاب ایک ایسا منصوبہ ہے جس میں مضامین یا تدریس کے لئے واضح ہدایات موجود ہوں اور یہ سب سکول کے ذریعے کسی سٹرفکیٹ یا صلاحیت کی تصدیق کے لئے رائج کیا جائے۔ ہر معاشرے کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے افراد کی بہترین تربیت ہو تا کہ وہ معاشرتی اقدار کو پروان چڑھا سکیں، لہٰذا نصاب ان تمام تجربوں، مہارتوں، تحقیقات اور سرگرمیوں کا نام ہے جو کہ معاشرہ بچوں کی اخلاقی، سماجی، معاشی، ذہنی اور روحانی تربیت کے لئے تشکیل دیتا ہے۔ نصاب ایک ایسا تعلیمی پروگرام ہے جو کہ مطالعاتی سرگرمیوں اور رہنمائی کے پروگراموں پر مشتمل ہوتا ہے۔

نصاب کی مختلف تعریفیں

مختلف ماہرین تعلیم نے نصاب کی جو تعریفیں کی ہیں، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1- ریمانٹ: نصاب ایک فرد کا نہیں بلکہ پورے معاشرے کے خیالات اور خواہشات کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

2- بیگلے: نصاب ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے بچہ اپنی ذات کو سماجی قدروں سے ہم آہنگ کرتا ہے۔

3- سپیئرز: نصاب مدرسہ کے مکمل ضابطۂ حیات کا آئینہ دار ہوتا ہے جسے اساتذہ کی زیرِ نگرانی پایہ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔

4- جارج پائن: نصاب ان جملہ حالات و مواقع کا نام ہے جن کے ذریعے سکولوں میں آنے والے بچوں اور نوجوانوں کے کردار میں تبدیلیاں پیدا کی جاتی ہیں۔

5- جیمز مائیکل: نصاب آموزش و تدریس کی تمام سرگرمیوں کا ایک لائحہ عمل ہے جس پر عمل کرنا ایک سکول کی ذمہ داری ہے۔

6- میڈ: ''نصاب سکول کی تمام سرگرمیوں کا احاطہ کرتا ہے۔ مثلاً کھیل کود، جماعت کا کام اور وہ تمام سرگرمیاں جو سکول میں انجام دی جاتی ہیں۔''

7- پال ہرسٹ: ''نصاب تعلیمی سرگرمیوں کی ایسی تنظیم ہے جس کے ذریعے طلبا تعلیمی مقاصد حاصل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔''

8- فرینک مسگرو و: ''نصاب حقیقی زندگی کے تجربات و اعمال کو منتخب کر کے واضح کرنے اور رفتار بخشنے کا ذریعہ ہے۔''

9- ڈکشنری آف ایجوکیشن: نصاب ایک ایسا منصوبہ ہے جس میں مضامین یا تدریس کے لیے واضح ہدایات موجود ہوں اور یہ سکول کے ذریعے کسی سٹرفکیٹ یا صلاحیت کی تصدیق کے لیے رائج کیا جائے۔

نصاب کی سب سے مختصر اور جامع تعریف: ''یہ منزل تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے''۔

نصاب کی نوعیت اور دائرہ کار

تعلیمی عمل اور مقاصدِ تعلیم کے حصول کے لیے نصاب نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ نصاب کی نوعیت اور دائرہ کار بڑی وسعت رکھتے ہیں۔ نصاب ایک تعلیمی لائحہ عمل ہے جس کی تکمیل تعلیمی ادارہ کرتا ہے جہاں طلبا کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق تعلیمی تجربات مہیا کیے جاتے ہیں۔ تعلیمی مفکرین کے مطابق ''نصاب ایک ایسا تحریری تعلیمی منصوبہ ہوتا ہے جو سکول کے بچوں کے تعلیمی تجربات کے حصول کے لیے مرتب کیا گیا ہو''، تعلیمی ادارہ مقاصدِ تعلیم کو مدنظر رکھ کر نصاب مرتب کرتا ہے۔

نصاب کی نوعیت اور دائرہ کار کو سمجھنے کے لیے نصاب کو وسیع تر معانی میں دیکھا جائے تو یہ اساتذہ اور مدرسے کو میسر شدہ ان حالات اور مواقع کا نام ہے جن کے ذریعے مدرسے میں آنے والے بچوں اور نوجوانوں کے کردار کی تعمیر کی جاتی ہے اور کردار میں تبدیلیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ یہ ایسے افعال و افکار کا مجموعہ ہے جس سے بچے کی زندگی، خواہ مدرسے کے اندر ہو یا باہر، متاثر ہوتی ہے۔ یہ طالب علم کی شخصیت کی تشکیل و تعمیر میں بلاواسطہ مددگار ثابت ہوتا ہے۔ سلیبس، کورس، پڑھنا لکھنا، ذاتی اور معاشرتی رابطے، ذہنی و اخلاقی نشوونما، جذباتی اور احساسانی زندگی، فکری تہذیب اور اس کی عملی تربیت سب کے سب نصاب میں شامل ہیں، اسی لیے مفکرینِ تعلیم نصاب کو محض کتابی مواد تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ تدریسی پروگرام، مدرسے کی تمام سرگرمیوں، رہنمائی و مشاورت اور تعلیمی جائزے سبھی عناصر کو شامل کرتے ہیں۔ اس طرح نصاب کا دائرہ کار عمل بہت وسیع ہو جاتا ہے، لہٰذا نصاب کی تشکیل میں نہایت احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سب سے پہلے مقاصدِ تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے نصاب کا خاکہ تیار کیا جاتا ہے۔ نصاب کا خاکہ کچھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ مطالعہ پاکستان کے سلسلے میں کن کن موضوعات پر بحث ہوگی۔ اُردو یا انگریزی کی تدریس میں کتنے اور کس قسم کے تجربات مہیا کیے جائیں گے۔ مثلاً نثر، نظم، مضمون نویسی، گرائمر، زبانی اظہارِ خیال کی مہارت وغیرہ کس مواد اور کن سرگرمیوں سے سکھائی جائے گی۔ اس طرح سائنس اور ریاضی کی تدریس کے لیے ان مضامین میں کون کون سے موضوعات اور تجربات کس مقررہ تعلیمی سطح پر کس طریقے سے دینا ضروری ہوں گے۔ نصاب سے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لیے کن ہم نصابی سرگرمیوں کا انعقاد کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

1- نظریہ حیات اور تعمیر شخصیت: نصاب کا مقصد مقاصدِ تعلیم کا حصول ہوتا ہے اور مقاصدِ تعلیم کی بنیاد کسی نہ کسی نظریۂ حیات پر ہوتی ہے۔ نصاب ایسا واضح عمل یا منصوبہ ہے جو کسی نظریۂ حیات کا حاصل ہوتا ہے اور جس کے ذریعے سے طلبا اپنے میلانات اور صلاحیتوں کے مطابق تعلیم حاصل کرتے ہوئے اپنی شخصیت کو فروغ دیتے ہیں اور اس میں مثبت تبدیلیاں لاتے ہیں۔

2- تعلیمی تقاضوں اور نشوونما کی تکمیل: نصاب تعلّم و تدریس کی ایک ایسی تحریری دستاویز ہے جس کے ذریعے معلم طلبا کے تعلیمی تقاضوں کو

پورا کرتا ہے اور ان کی جسمانی، ذہنی، جذباتی، معاشرتی اور روحانی تربیت کرتا ہے۔

3- داخلی اور خارجی سرگرمیاں: نصاب تدریسی مواد اور ہم نصابی سرگرمیوں کا مجموعہ ہوتا ہے جو کہ سکول کی داخلی اور خارجی سرگرمیوں کا ایک تعلیمی لائحہ عمل ہے جو فرد کی ذہنی صلاحیتوں اور کرداری اوصاف کی نشوونما کرتا ہے اور اس کی مثبت تعمیر میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

4- مقاصدِ تعلیم کا حصول: نصاب مقاصد تعلیم کے حصول کا ایک مؤثر وسیلہ ہے۔ معلم اس کے ذریعے طالب علم کی فطری و اکتسابی صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے اور طالب علم کو معاشرتی مطابقت سے ہمکنار کرتا ہے تاکہ وہ ایک مفید شہری بن کر ملک و قوم کی خدمت کرنے کے قابل ہو سکے۔

5- نصب العین کا حصول: نصاب تعلم و تدریس کا ایک باقاعدہ اور واضح دستاویزی پروگرام ہے جس میں سکول کی داخلی اور خارجی سرگرمیاں شامل ہیں۔ یہ معلم کے ذریعے سے طلبا کی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی نشوونما کرتا ہے اور طالب علم کو اس کے نصب العین سے ہمکنار کرتا ہے جو کہ تعلیم کا بنیادی مقصد ہوتا ہے۔

6- تدریسی مضامین میں ربط و تسلسل: تدریسی مضامین میں ربط و تسلسل پایا جانا ضروری ہے۔ یعنی گھر کی تعلیم پرائمری تعلیم کی بنیاد ہو، پرائمری تعلیم ثانوی تعلیم اور ثانوی تعلیم اعلیٰ تعلیم کو بنیاد فراہم کریں۔ ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے نصاب میں ہم آہنگی اور تواتر قومی مقاصد کے حصول کو ممکن بناتا ہے۔

7- نصاب کی افادیت: نصاب کی نوعیت یا اس کے دائرہ عمل کے تعین کا انحصار اس کی افادیت پر ہوتا ہے جو کہ متعلم کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں حاصل ہوتی ہے۔

سوال: تعلیمی عمل میں درسی کتب کی اہمیت کیا ہے؟ ایک اچھی درسی کتاب کی کوئی سی پانچ خصوصیات تحریر کیجیے۔
(گوجرانوالہ بورڈ 2009ء، لاہور بورڈ 2016ء)

☜ تعلیمی عمل میں درسی کتب کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ نیز اچھی درسی کتب کی خصوصیات تحریر کریں۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2013ء، 2015ء)

جواب

درسی کتب کی ضرورت و اہمیت

آج کے جدید ترقی یافتہ دور میں انسان نے کمپیوٹر کو حصول تعلیم کا بڑا ذریعہ بنا لیا ہے لیکن زمانہ چاہے جتنی بھی ترقی کر جائے، کتاب کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیمی عمل میں درسی کتب بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل عنوانات سے لگایا جا سکتا ہے:

1- درسی کتب اور زمانہ قدیم: درسی کتب اور تعلیم ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ درسی کتب استاد اور تعلیم کا باہمی تعلق زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے۔ اگرچہ قدیم زمانے میں درسی اور امدادی کتب کی تعداد آج کے مقابلے میں کہیں کم تھی لیکن دیگر ذرائع علم موجود نہ ہونے کے باعث ان کی اہمیت آج کے دور سے کہیں زیادہ تھی۔ مختلف مضامین کی موجودہ کتب کا مطالعہ کرنا، دیگر لوگوں اور مختلف ذرائع سے مل کر علم حاصل کرنا اور پھر اس علم کو اپنے شاگردوں تک منتقل کرنا استاد کی ذمہ داری تھی۔

2- درسی کتب کی کلیدی حیثیت: کہا جاتا ہے کہ کتب نسل انسانی کی یادداشت ہیں جو حصول علم کا مؤثر ترین ذریعہ ہیں۔ کتابیں درس و تدریس کے عمل میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں اور اہل علم فاضل لوگ ان کی مدد سے حصول علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ نیا نفس مضمون بھی ترتیب دیتے ہیں۔ اس طرح نئی کتب اور نئے علوم تخلیق ہوتے ہیں۔ دوسری طرف اساتذہ اور طلبا ان کتابوں کی مدد سے تعلیم و تعلم کے عمل میں نئی راہیں اور جہتیں نکالتے ہیں۔

3- جدید دور اور کتب کی افادیت: موجودہ ترقی یافتہ اور کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے جدید دور میں کتابوں کے علاوہ اور بہت سے تدریسی معاونات سامنے آ چکے ہیں۔ تعلیم میں کمپیوٹر کے استعمال اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ نے تعلیم حاصل کرنے کے لیے بہت سی نئی راہیں کھول دی ہیں لیکن ان سب کے باوجود کتابوں کی اہمیت اور استعمال میں ذرا بھی کمی نہیں آئی بلکہ ان نئے طریقوں کو استعمال کرنے کے لیے بھی لوگوں کو کتابوں کا ہی

سہارا لینا پڑ رہا ہے۔ کتابیں معاونات تعلیم میں اہم درجہ رکھتی ہیں۔ اگرچہ ہر ملک اور معاشرے میں ان کا استعمال مختلف انداز سے ہوتا رہا لیکن ان کی اہمیت اور افادیت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے جو کہ ہمیشہ مسلم اور قائم رہی ہے۔

4- درسی کتب اور تدوینِ نصاب: تدوینِ نصاب کے سلسلے میں کتب بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ درسی کتب بھی دراصل کتابوں کی ہی اہم قسم ہیں۔ تعلیم کے مختلف مدارج میں شامل مضامین کی تعلیم دینے کے لیے مختلف ملک اور معاشرے اپنے نظریات، سماجی، تاریخی اور نفسیاتی پس منظر میں ہر مضمون کے لیے علیحدہ علیحدہ نصاب کی تدوین کرتے ہیں۔ عموماً یہ نصابات ابتدائی تعلیم، ثانوی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے مدارج میں پڑھائے جانے والے مضامین کے بارے میں ہوتے ہیں۔ ان نصابات کو سامنے رکھتے ہوئے ماہرین تعلیم ان مدارج میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق مخصوص مضامین کے لیے درسی کتب لکھتے ہیں جن میں پورے نصاب میں شامل موضوعات کی تفصیل اور ان پر جامع بحث کی جاتی ہے۔ یہ درسی کتب متعلقہ سطح کے لیے ضروری نفس مضمون اور موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں اور طلبا کی کم از کم تعلیمی ضروریات پوری کرتی ہیں۔ مطالعہ میں مزید وسعت اور گہرائی کے لیے طلبا موضوع سے متعلق دیگر امدادی اور حوالہ جاتی کتب کا مطالعہ کر سکتے ہیں لیکن درسی کتب کا مطالعہ امدادی کتب کے ساتھ ضروری ہوتا ہے۔ امدادی کتب بھی درسی کتب کو پڑھنے میں مددگار و معاون ہوتی ہیں۔

5- پاکستان میں درسی کتب کی تیاری: معیاری اور سستی درسی کتب مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے اور پاکستان میں درسی کتب کی تیاری کے لیے سرکاری سطح پر مختلف صوبوں میں ٹیکسٹ بک بورڈز قائم ہیں جن کا قیام 1962ء میں اعلیٰ سطحی کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ٹیکسٹ بک بورڈ آرڈیننس کے ذریعے عمل میں آیا۔ ٹیکسٹ بک بورڈ کے علاوہ کئی دوسرے ادارے بھی مقامی سطح پر پہلی سے بارہویں جماعت تک کے لیے مختلف مضامین کی درسی کتب تیار کرتے ہیں۔ خصوصاً آٹھویں جماعت تک کے لیے درسی کتب کی مختلف سیریز مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ نجی پبلشنگ ادارے اس سلسلے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔

اچھی درسی کتاب کی خصوصیات

ایک اچھی اور معیاری درسی کتاب میں مندرجہ ذیل خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کریں:

1- ایک اچھی اور معیاری درسی کتاب نصاب کے بیان کردہ مقاصد تعلیم سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔
2- متعلقہ مضمون کی مخصوص سطح پر تدریس کے مقاصد پورے کرتی ہے۔
3- درسی کتاب میں تمام موضوعات میں ترتیب، تسلسل، توازن اور ربط کی خصوصیات موجود ہوتی ہیں۔
4- متعلقہ سطح کے طلبا کی ذہنی سطح اور تعلیمی ضروریات سے ہم آہنگ ہوتی ہے اور انہیں پورا کرتی ہے۔
5- درسی کتاب کے مواد کی صحت ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر اور نئی معلومات اور روزمرہ زندگی کے تجربات کے قریب تر ہوتی ہے۔
6- اس میں شامل مواد جامع، معروضی، عام فہم اور سادہ زبان میں وضاحت سے پیش کیا جاتا ہے جو کہ متعلقہ معیار کے طلبا کی ذہانت کے مطابق ہوتا ہے۔
7- قومی اور مذہبی اقدار، نظریۂ حیات اور روایات کے تحفظ اور فروغ کی ضامن ہوتی ہے۔ ان کا احیاء کرتی ہے اور اگلی نسلوں تک منتقلی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔
8- اس میں مواد موضوعات اور ذیلی موضوعات کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ تسلسل رہے اور توازن برقرار رہے۔
9- اس میں طلبا کی دلچسپی اور موضوع کی وضاحت کے لیے تصاویر، اشکال اور نقشوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔
10- اس میں پیش کردہ مواد اور معلومات میں مہارت حاصل کرنے اور بہتر استعمال کے لیے مشقیں شامل ہوتی ہیں جو کہ انشائیہ اور معروضی طرز پر ہوتی ہیں۔
11- اس کے مواد میں غیر ضروری عبارت اور کتابت کی غلطیاں موجود نہیں ہوتیں۔
12- اس میں اچھے کاغذ اور بہتر چھپائی کا انتخاب کیا جاتا ہے اور قیمت بھی مناسب ہوتی ہے تاکہ عام طالب علم کی دسترس میں ہو۔
13- متعلقہ مضمون کے مقاصد اور طلبا کی ضرورت کے مطابق صفحات کی تعداد موزوں ہوتی ہے اور سائز مناسب ہوتا ہے۔
14- اس کی بروقت فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے تاکہ طلبا کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

-15 ایک اچھی درسی کتاب کو ماہرینِ تعلیم' متعلقہ مضمون کے تجربہ کار اساتذہ اور ماہرینِ نفسیات کی ٹیم سے تحریر کروایا جاتا ہے۔

سوال: نصاب کی اہمیت پر ایک جامع نوٹ تحریر کریں۔ (گوجرانوالہ بورڈ2016ء)

جواب

نصاب کی اہمیت

آج کا دَور ایجادات اور معلومات کا دَور ہے۔ سائنسی اور صنعتی ایجادات کی بھرمار نے انسانی سوچ اور عمل کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ عوام میں خوب سے خوب تر کے حصول کی خواہش بڑھتی جا رہی ہے اور پرانی اقدار و معیارات کے متعلق ذہنوں میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ چند سال قبل بعض چیزیں تعیش کا سامان سمجھی جاتی تھیں۔ آج وہ معاشرے کی ضرورت بن گئی ہیں۔ ہر شخص اپنی زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کا خواہاں ہے۔ ان حالات میں ماہرینِ تعلیم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ آئندہ کے لیے طلبا کو کس قسم کی تعلیم کی ضرورت ہوگی۔ موجودہ نظام میں سے کن کن غیر ضروری باتوں کو خارج کرنا ہوگا اور کن عوامل کو بروئے کار لا کر ایسے تربیت یافتہ افراد پیدا کیے جا سکتے ہیں جو جدید معاشرے کے ہر شعبۂ زندگی کی تعمیر و ترقی میں مدد و معاون ثابت ہوں۔ ان مطلوبہ مقاصد کے حصول کا انحصار اسی عمل پر ہے کہ جدید تقاضوں کے حسب حال نصاب تعلیم تیار کر دیا جائے۔

کسی بھی تعلیمی عمل میں نصاب کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ پورے نظامِ تعلیم میں طلبا مرکزی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جن کی ہمہ پہلو تعلیم و تربیت کے لیے نظام قائم کیا جاتا ہے۔ اگر طلبا نہ ہوں تو نظامِ تعلیم کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ نظامِ تعلیم کے قیام کے سلسلے میں نصاب کو اساسی حیثیت حاصل ہے۔ اگر نصاب نہ ہو تو دیگر تمام تعلیمی عوامل مثلاً اساتذہ' طلباء' عمارت' فرنیچر اور دیگر تعلیمی ساز و سامان سب بے مقصد اور بیکار ہو جاتے ہیں۔ یہ نصاب ہی ہے جس پر عمل کر کے طلبا اور معاشرے کی ضروریات پوری کی جا سکتی ہیں۔ نصاب کے ذریعے ہم مندرجہ ذیل مقاصد حاصل کرتے ہیں:

(i) تدریسی عمل بامقصد ہو جاتا ہے: نصاب طے ہو جانے سے تدریسی مقاصد واضح ہو جاتے ہیں۔ تعلیمی سفر بامقصد ہو جاتا ہے۔ اس سے اساتذہ اور طلبا دونوں کے لئے آسانی ہو جاتی ہے۔ اساتذہ کو علم ہوتا ہے کہ ان کے پیشِ نظر کون سے مقاصد ہیں۔

(ii) سرگرمیوں کی باقاعدہ منصوبہ بندی ہو جاتی ہے: نصاب کسی منصوبے کے تحت منظم طور پر طالب علم کو مہیا کی جانے والی سرگرمیوں اور تجربات کا نام ہے۔ نصاب کے تعین سے مدرسے کی تدریسی سرگرمیوں کی باقاعدہ منصوبہ بندی ہو جاتی ہے۔ اساتذہ کو علم ہو جاتا ہے کہ انہوں نے سال کے دوران کیا کچھ پڑھانا ہے۔ اس طرح وہ تدریسی کام کی باقاعدہ منصوبہ بندی کر لیتے ہیں اور یہ بھی فیصلہ کر لیتے ہیں کہ کس وقت کون سا طریقہ تدریس استعمال کیا جائے گا۔ منصوبہ بندی سے نصابی مواد کو وقت مقررہ کے اندر ختم کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

(iii) معاشرے کی ضروریات پوری ہوتی ہیں: نصاب افراد کو عمرانی' سائنسی اور پیشہ وارانہ علوم سے آراستہ کرتا ہے جس سے وہ معاشرے کے مفید رکن بن جاتے ہیں۔ نصاب بچوں کی کردار سازی بھی کرتا ہے۔ تعلیم بچوں میں اخوت' مساوات' رواداری اور دیانتداری جیسی اسلامی اقدار پیدا کرتی ہے۔ اس سے ان کی شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے۔ ذمہ دار شہری معاشرے میں امن و سکون اور استحکام کا باعث ہوتے ہیں۔

(iv) ثقافتی ورثے کا تسلسل برقرار رہتا ہے: سٹوارٹ مل کے مطابق ''تعلیم وہ کوشش ہے جو کہ معاشرہ اپنے افراد کو اچھے شہری بنانے کے لئے کرتا ہے۔ تعلیم کا مقصد ثقافت کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنا ہے تاکہ وہ اپنے معیار ترقی کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ اسکو بہتر بنا سکیں۔'' اس طرح نصاب تعلیم سے ثقافتی ورثے کا تسلسل برقرار رہتا ہے۔

(v) عصری تقاضوں سے مطابقت پیدا کرنے میں آسانی ہوتی ہے: نصاب میں ان جدید علوم کو شامل کر لیا جاتا ہے جو کہ تعمیر نو اور تنظیم نو کے لئے درکار ہوتے ہیں۔ جدید سائنسی اور پیشہ وارانہ علوم کی مدد سے معاشرہ عصری تقاضوں سے مطابقت پیدا کر سکتا ہے۔ مثلاً کمپیوٹر کی ایجاد نے صنعتی اور معاشی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ کمپیوٹر انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر کے طلبا کو جدید سائنسی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

سوال: نصاب کے عناصر پر نوٹ لکھیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ2007ء' فیصل آباد2017ء' لاہور بورڈ2015ء)

- نصاب کے عناصر اور ان کی اہمیت لکھئے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2008ء)
- نصاب کے عناصر کے نام لکھئے۔ کسی ایک کی وضاحت کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2011ء)
- نصاب کے عناصر کون کون سے ہیں؟ نصاب سازی میں مقاصدِ تعلیم کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب

نصاب کے عناصر

جیسا کہ نصاب کے مفہوم سے ظاہر ہے کہ نصاب میں وہ تمام سرگرمیاں اور تجربات شامل ہیں جو مطلوبہ مقاصد کے حصول اور طلبا کے لیے اُن کی تعلیم و تربیت کے لیے سکول کے زیرِاہتمام سکول کے اندر یا باہر کسی بھی جگہ وقوع پذیر ہوں۔ نصاب کی اس وسعت کے حوالے سے ماہرین تعلیم نے نصاب کے درج ذیل چار اجزائے ترکیبی یا عناصر قرار دیے ہیں:

1- مقاصدِ تعلیم   2- لوازمۂ نصاب (موادِ نصاب)
3- طریق تدریس   4- اکتسابی جائزہ

1- مقاصدِ تعلیم: نصاب سازی کا تمام تر دارو مدار مقاصدِ تعلیم پر ہے اور مقاصدِ تعلیم کا تعین معاشرہ کرتا ہے۔ جس قسم کا معاشرہ اور اس کی [illegible] ہوں گی' اسی قسم کے مقاصدِ تعلیم ہوں گے اور انہی کے پیش نظر نصاب سازی کی جائے گی۔ مثلاً ایک صنعتی معاشرے اور زرعی معاشرے کے مقاصدِ تعلیم میں واضح فرق ہونا ضروری ہے' اس لیے کسی صنعتی معاشرے کی ضروریات کے تحت تیار شدہ نصاب زرعی معاشرے کے لیے سودمند ثابت نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح زرعی معاشرہ کا نصاب صنعتی معاشرے کے لیے بے کار ہوگا۔ بعض اوقات علاقائی حالات بھی تعلیمی مقاصد کو متاثر کرتے ہیں' اس لیے ضروری ہے کہ نصاب سازی کے وقت اس امر کو پیشِ نظر رکھا جائے۔

مقاصد ہی کو پیشِ نظر رکھ کر دیگر عناصر یعنی موادِ نصاب' اساتذہ' مدرسہ کی عمارت' کتب کی فراہمی اور تجربہ گاہوں کے سامان کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس حقیقت کو یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ لوازمۂ نصاب کی حیثیت ایک شاہراہ کی ہے جس پر طالب علم کو چلنا ہوتا ہے اور مقاصدِ تعلیم کو نشاناتِ منزل کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ یہی نشانات منزل راہرو کے اسلوب سفر کا تعین کرتے ہیں بلکہ خود شاہراہ کی نوعیت کا انحصار بھی نشانات منزل پر ہوتا ہے۔ اس سے نصاب اور مقاصد کے باہمی تعلق کو اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

2- لوازمۂ نصاب: تعلیمی اداروں میں جو علم' مہارتیں' رویے اور اقدار طلبا کو فراہم کی جاتی ہیں' وہ سب نصابی مواد میں شامل ہوتی ہیں۔ عام طور پر تعلیمی اداروں میں نصاب کو مضامین کی بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے۔

نصاب سازی میں مواد کے انتخاب کا طریقہ انتہائی مشکل ہے۔ ماہر نصاب کے لیے ضروری ہے کہ اس کے پاس وسیع معلومات ہوں۔ وہ طلبا کی ضروریات اور دلچسپیوں کا علم رکھتا ہو اور ان معاشرتی تقاضوں' اقدار اور روایات سے بھی واقف ہو جو طلبا کی انفرادی اور اجتماعی نشوونما پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

مقاصد کے تعین کے بعد نفس مضمون کا انتخاب کیا جاتا ہے اور یہ انتخاب مقاصد اور بچوں کے ذہنی معیار کے مطابق ہوتا ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں علم تیزی سے بڑھ رہا ہے اور معلومات میں شدت سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے پیش نظر ماہرین کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ علوم کے ذخیرہ سے کون سے اجزا نصاب میں شامل کریں اور کن اجزا کو نظر انداز کر دیں۔ ویسے بھی کسی ایک جماعت کے لیے کسی ایک مضمون میں اس کا تمام کا تمام مواد شامل نہیں کیا جا سکتا' اس لیے ضروری ہے کہ ماہرین نصاب نفسِ مضمون کی مختلف جماعتوں میں اس طرح تقسیم کریں کہ وہ طلبا کی ذہنی سطح' عمر اور اہلیت سے مطابقت رکھتا ہو۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ نصاب میں شامل تعلیمی مواد میں تسلسل بھی قائم رہے۔

نصابی مواد کا انتخاب کرتے ہوئے ایسی سرگرمیوں کا انتخاب کیا جانا چاہیے:

i- جو طلبا کی ضروریات کی تکمیل کریں۔   ii- آئندہ نسل کی بقاء اور استحکام کی ضامن ہوں۔
iii- جن سے طلبا میں بہتر سماجی روایات قائم ہوں۔   iv- جو فارغ وقت کے بہتر مصرف کے لیے تحریک اور مواقع مہیا کریں۔
v- جو آئندہ زندگی میں روزگار کی فراہمی کا ذریعہ بنیں۔

3- طریق تدریس: [illegible] اور نصاب کے ساتھ ساتھ ایک نہایت اہم عنصر اساتذہ ہیں۔ اگر تعلیمی عمل کے تمام عناصر موجود ہوں لیکن

نصاب کو عملی جامہ پہنانے والے یعنی اساتذہ نہ ہوں تو تمام سکیمیں دھری کی دھری رہ جائیں۔ لیکن استاد بھی اس وقت ایک اچھا استاد ثابت ہو سکتا ہے جب اس کے پاس تدریس کے لیے باقاعدہ ایک لائحہ عمل یعنی نصاب موجود ہو۔ نصابِ تعلیم کے بغیر استاد کے سامنے کوئی منزل نہیں ہوگی اور نہ ہی اسے نفسِ مضمون کی حدود کا علم ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ طلبا بھی اپنے مقاصدِ تعلیم سے بے بہرہ رہ جائیں گے۔

دراصل نصاب طلبا کی عملی سرگرمیوں کی وہ تمام تفصیلات پیش کرتا ہے جنہیں سامنے رکھ کر استاد طلبا کے لیے اسباق اور دیگر سرگرمیوں کی تفصیلات طے کرتا ہے۔ اپنے اسباق کے اہم نکات مرتب کرتا ہے اور تدریسی معاونت فراہم کرتا ہے۔ دورانِ تدریس پیش آنے والی مشکلات اور رکاوٹوں کے ازالے کا بندوبست کرتا ہے۔ ایک اچھے نصابی خاکے میں ان سب مسائل کی نشاندہی کی جانی چاہیے۔ اس سے استاد کو اپنے لیے واضح لائحہ عمل متعین کرنے میں سہولت ہوگی۔

نصابِ تعلیم میں متعلم کی عمر، صلاحیت اور استعداد کے مطابق مواد اکٹھا کیا جاتا ہے جو استاد کے لیے راہ عمل متعین کرتا ہے۔ نصاب ہی کے ذریعے استاد کو معلوم ہوتا ہے کہ مختلف درجوں کے بچوں کی انفرادی خصوصیات اور علمی معیار کے مطابق کون سا مواد ہے اور کس طریقے سے پڑھنا ہے۔ اس عمل سے اساتذہ کی تدریسی اہلیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی تدریس میں بھی آسانی پیدا ہوتی ہے۔ گویا نصاب میں مواد کے علاوہ ان طریقوں کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے جو مواد تدریس کی موزوں اور مؤثر پیشکش میں معاون ہو سکتے ہیں۔ ان طریقہ ہائے تدریس میں طلبا کے اختلافِ طبع، مواد تدریس کی ضروریات اور مخصوص مقاصد کے حصول کی مناسبت سے تبدیلی کی گنجائش کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ اس بحث سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مواد نصاب اور طریق لازم و ملزوم ہیں۔ ان دونوں کو کسی بھی طرح ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ عملِ تعلیم کے دوران دونوں اجزا کا تعلق طلبا اور اساتذہ سے قائم رہتا ہے۔

آج تعلیمی میدان میں مختلف اقسام کے تدریسی طریقے دریافت ہو چکے ہیں، جن کو ان کی ضروریات اور افادیت کے مطابق استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیے کہ کوئی بھی ایک طریقۂ تدریس سو فیصد درست یا بہترین نہیں ہوتا بلکہ مختلف طریقۂ تدریس مختلف صورتوں میں بہتر ثابت ہو سکتے ہیں۔ ایک اچھے نصابی خاکے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مواد نصاب اور مقاصدِ تعلیم کے حوالے سے تدریسی حکمت عملی کے رہنما خطوط درج کر دیئے جاتے ہیں۔

4- اکتسابی جائزہ: تعلیمی مقاصد کی روشنی اور اساتذہ کی رہنمائی میں بچوں کی تربیت کے لیے نصاب کے مطابق عمل تدریس و تعلم تعلیمی اداروں کی نگرانی میں مختلف ادوار میں جاری رہتا ہے، جس کے لیے معاشرہ اپنا قیمتی سرمایہ اور وقت صرف کرتا ہے۔ ان انتظامات کے بعد بچوں کے والدین، معاشرہ اور اساتذہ یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ جن مقاصد کے لیے یہ سب تگ و دو کی گئی تھی ان کے حصول میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ طلبا نے دورانِ تعلیم سکول کی سہولتوں سے کیا فوائد حاصل کیے۔ عملِ تدریس کا معیار کیا ہے اور نصاب طلبا کے لیے کہاں تک سودمند ثابت ہوا ہے۔ یہ سب کچھ جانچنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ نتائج کو جانچنے کے یہ طریقے اکتسابی جائزہ کے تحت آتے ہیں۔ یہ نتائج عام طور سے تین اقسام میں تقسیم کیے جاتے ہیں:

i- **وقوفی پہلو:** جس کا تعلق معلومات اور تصورات سے ہوتا ہے۔

ii- **تاثری پہلو:** جس کا تعلق عادات اور رویوں کی تشکیل سے ہوتا ہے۔

iii- **مہارتی پہلو:** جس کا تعلق کسی ہنر کے اکتساب سے ہوتا ہے۔

ان تینوں پہلوؤں کا جائزہ نصاب، اساتذہ اور دیگر سہولتوں کو جانچنے میں مدد دیتا ہے۔ گویا جائزہ ایک ایسی سرگرمی ہے جس سے حاصل کردہ نتائج طلبا کے اکتساب میں خوبیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرنے کے علاوہ نصاب کی خوبیوں اور خامیوں کو بھی عیاں کرتے ہیں۔ اکتسابی جائزہ آئندہ نصاب سازی میں بھی بہت اہم کردار ادا کرتا ہے اور یوں نصاب سازی کے عمل کا اہم حصہ بن جاتا ہے۔ نصاب کے معیاری یا غیر معیاری ہونے کا اندازہ لگانے کے لیے طلبا کے تعلم کا جائزہ لیا جاتا ہے اور دیکھا جاتا ہے۔ مدارس میں رائج نصاب سے طلبا نے کیا کچھ سیکھا ہے اور ان کی شخصیت میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔

تعلیم کے جن نتائج کا تعلق طلبا کی اخلاقی، روحانی اور معاشرتی نشوونما سے ہے، انکو پرکھنے کا کوئی معیاری پیمانہ موجود نہیں ہے۔ ان خصوصیات کا اظہار خاص خاص اوقات میں ہوتا ہے۔ مثلاً قربانی اور خدمت کے جذبے کا اظہار مدرسے کے عام حالات میں تقریباً ناممکن ہے۔ تاہم

www.downloadclassnotes.com

طالب علم کے مہذب وملنسار ہونے یا نہ ہونے کا مشاہدہ ایک تجربہ کار استاد کرتا رہتا ہے۔ دوسری قسم کی تبدیلیوں کا تعلق مدرسے کے نصاب میں شامل مختلف مضامین میں حاصل کردہ معلومات اور مہارتوں سے ہے۔ چونکہ یہ تمام مواد نصاب میں موجود ہوتا ہے اس لیے اس کا صحیح طور پر جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ اس اکتسابی جائزے کے لیے تعلیمی اداروں میں امتحانات کا ایک نظام قائم ہے، جس کے تحت طے شدہ وقفوں سے امتحانات منعقد کر کے طلبا کی حاصل کردہ معلومات اور مہارتوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اکتسابی جائزہ کے ذریعے حاصل کردہ نتائج نہ صرف طلبا کی خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں، بلکہ ان کی مدد سے نفس مضمون میں شامل اجزا کے معیار کو پرکھنے اور طریق تدریس کو زیادہ بہتر بنانے میں بھی مدد ملتی ہے۔

سوال: نصاب کے تمام اجزا میں باہمی ربط پایا جاتا ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب

نصابی اجزا کا باہمی ربط

نصاب کے تمام اجزا آپس میں ہم آہنگ اور ہم ربط ہوتے ہیں۔ ان کا ایک دوسرے سے تعلق اور ایک دوسرے پر گہرا انحصار ہوتا ہے۔ تقریباً تمام ماہرین نصاب اس بات پر متفق ہیں کہ نصاب کے تمام اجزا میں گہرا باہمی ربط ہوتا ہے اور سب ایک دوسرے پر دارومدار رکھتے ہیں۔ نصاب انہی کے باہمی ربط سے فروغ پاتا ہے۔ ان اجزا کا باہمی ربط جس قدر زیادہ مضبوط ہوگا، نصاب اسی قدر مؤثر اور قابل عمل ہوگا۔ بعض ماہرین تعلیم نے ان اجزا کو نصاب کے چار ستون قرار دیا ہے۔ انہی ستونوں پر نصاب کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ اگر کسی ایک ستون میں کوئی جھول یا نقص رہ جائے تو پورا نصاب غیر مؤثر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ اجزا بظاہر تو الگ الگ ہیں لیکن نصاب کی عمارت سازی میں یہ سب مشترک کردار ادا کرتے ہیں اور نصابی عمل کو مسلسل متحرک رکھتے ہیں، اسی لیے اسے دائروی عمل بھی کہتے ہیں۔

تدوین نصاب کے بنیادی عناصر کا دائروی ڈائیگرام

مندرجہ بالا ڈائیگرام سے واضح ہے کہ نصاب کے یہ سب اجزا ایک دوسرے سے باہمی طور پر منسلک ہوتے ہیں۔ مثلاً جب نصاب کے مقاصد کا تعین ہوتا ہے تو معاشرے کے حالات کا تجزیہ کرنا پڑتا ہے کہ معاشرے کے تقاضے کیا ہیں؟ اس کی معاشرتی وثقافتی اقدار کیا ہیں۔ کون کون سے نئے تقاضے ابھر رہے ہیں۔ کس طرح اس معاشرے کو فروغ دیا جا سکتا ہے اور عالمی سطح پر کس طرح مطابقت حاصل کی جا سکتی ہے۔ ان تمام حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ہی نصاب تعلیم کے مقاصد کا تعین کرنا ہوتا ہے۔

جیسے مقاصد تعلیم کا تعین کرنا تدوینِ نصاب کے لیے ضروری ہے، اسی طرح طلبا کی شخصیت کا مطالعہ کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ ان کی بالیدگی ونشوونما کی خصوصیات، ان کے میلانات، ان کی دلچسپیاں، ان کی خواہشات اور ان کے انفرادی اختلافات کا جائزہ لینے سے ہی تعلیم کے مقاصد مقرر کیے جاتے ہیں جن سے نصاب بناتے ہوئے نصابی مقاصد کا تعین ہوتا ہے۔ مقاصد کے تعین میں نصابی عمل کا دامن معاشرے اور طلبا سے باندھا جاتا ہے۔ نصاب مقرر ہونے کے بعد نصابی مقاصد کے حصول کے ذرائع تلاش کیے جاتے ہیں۔ یعنی نصابی مضامین یا مواد کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ مواد اور اس کی تمام سرگرمیاں معاشرتی تقاضوں اور طلبا کی نفسیات سے مربوط ہوتی ہیں تا کہ مقاصد تعلیم کا حصول ممکن ہو سکے۔

مقاصدِ نصاب کا تعین کرنے کے بعد جب مواد کا انتخاب ہو جائے گا اور مواد کتابی صورت میں دستیاب ہوگا تو طلبا تک اس کی ترسیل کے طریقۂ کار پر غور کرنا ہوگا۔ مواد کی نوعیت اور معاشرے کی ذہنی نفسیاتی اقدار کے مطابق تدریسی طریقوں اور مواد میں بھی گہرا تعلق ہوتا ہے۔ مواد کی نوعیت اور معاشرے کی اقدار کے مطابق تدریسی طریقے اور تدریسی تکنیک استعمال کی جاتی ہے۔ اگر تدریسی طریقے مؤثر ہیں تو مواد کی ترسیل یعنی تدریسی اثرات بہتر اور پائیدار ہوں گے۔ طریقۂ تدریس کے بعد نصابی جائزہ ہمیں نصابی اثرات اور نتائج سے آگاہ کرتا ہے۔ اگر ہمیں نصابی تجزیے سے معلوم ہو کہ نصابی مقاصد حاصل ہو رہے ہیں یا ہو گئے ہیں تو ہم نصاب کو معیاری اور مؤثر قرار دیں گے اور اگر نصابی نتائج غیر تسلی بخش ہیں اور

معلوم ہو کہ نصابی مقاصد از سر نو مقرر کرنا ہوں گے تو از سر نو مواد کا انتخاب اور اس کی تنظیم کی جائے گی اور از سر نو ہی تدریسی طریقوں پر غور و فکر کر کے بہتر تدریسی طریقوں کو اختیار کیا جائے گا اور نصابی نتائج معلوم کرنے کے لیے از سر نو نصابی جائزہ لیا جائے گا۔

مختصر یہ کہ اس طرح نصابی عمل ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور نصاب کے تمام اجزا باہمی تعاون اور اشتراک عمل سے نصاب کے عمل کو رواں دواں رکھتے ہیں۔ بقول ہلڈا ٹابا کسی بھی ایک جزو کے تعلق یا اشتراک عمل کے بغیر کیا گیا کوئی بھی نصابی فیصلہ کرنے سے نصاب کے ناقص ہونے کا اندیشہ رہتا ہے لہٰذا تمام اجزا پر گہری توجہ مرکوز رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں دشواری پیش نہ آئے۔

سوال: اچھے نصاب کی خصوصیات بیان کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2007ء)

- اچھے نصاب کی خصوصیات لکھئے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2009ء، 2010ء، گوجرانوالہ بورڈ 2014ء)
- اچھے نصاب کی خصوصیات تحریر کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2010ء، لاہور بورڈ 2013ء)
- اچھے نصاب کی خصوصیات پر مختصر نوٹ لکھئے۔

جواب

نصاب کی خصوصیات

ایک اچھا نصاب مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوتا ہے:

(i) انفرادی نشوونما: طلبا میں بے شمار انفرادی اختلافات ہوتے ہیں۔ ایک اچھے نصاب کی [illegible] ہے کہ وہ ہر بچے کی تربیت اس کی ذہنی، جسمانی اور جذباتی استعداد کے مطابق کرتا ہے۔

(ii) سماجی شعور کی نشوونما: ایک اچھا نصاب بچے کے سماجی شعور کی نشوونما کرتا ہے تاکہ وہ معاشرے کا ایک مفید رکن بن سکے۔ بیگلے کے مطابق:

> ''نصاب ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعہ بچہ اپنی ذات کو سماجی قدروں کے مطابق ہم آہنگ کرتا ہے اور تعلیم وہ کوشش ہے جو کہ معاشرہ اپنے افراد کو اچھے شہری بنانے کے لئے کرتا ہے۔''

(iii) معاشرتی رابطوں کی تربیت: نصاب کا بنیادی مقصد بچے کی کردار سازی اور اس کی معاشرتی نشوونما ہے۔ ایک اچھا نصاب منظم سرگرمیوں کے ذریعے بچے کو ان تجربات سے آراستہ کرتا ہے جن کے ذریعے وہ صحت مند خطوط پر والدین، اساتذہ اور معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ رابطے استوار کرتا ہے۔ بچوں کی معاشرتی تربیت کے لئے تعلیمی ادارے مختلف انجمنیں تشکیل دیتے ہیں اور دیگر ہم نصابی سرگرمیوں مثلاً کھیل کود اور مطالعاتی دوروں کا اہتمام کرتے ہیں۔

(iv) لچکدار: ایک اچھا نصاب لچکدار ہوتا ہے یعنی بدلتے ہوئے معاشرتی تقاضوں کے مطابق اس میں ترامیم کی جاسکتی ہیں۔ اساتذہ اور طلبا کی ضروریات کے پیش نظر اس میں کمی بیشی ہونی چاہیے۔

(v) مقاصد کا حصول: ایک اچھے نصاب کے ذریعے تعلیم کا ایک مقصد معاشرے کے ثقافتی شعور کو اجاگر کرنا اور ثقافتی سرگرمیوں کو ترقی دینے کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔ ثقافت سے مکمل آگاہی کیلئے ضروری ہے کہ قومی نظریۂ حیات کے بنیادی تصورات ابتداء ہی سے بچوں کی ذہنی استطاعت کے مطابق ان تک پہنچیں تاکہ وہ ان نظریات سے آراستہ ہو کر معاشرے کو مثالی بنائیں۔

(vi) تعلیمی مقاصد میں توازن: ایک اچھا نصاب وہ ہوگا جو طلبا کی انفرادی نشوونما کا ضامن ہو جبکہ نصاب طلبا کی عمر اور تعلیمی ارتقاء کے مختلف مراحل میں ان کی ہر قسم کی مادی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی ضروریات کے مطابق توازن رکھتا ہو۔ توازن قائم رکھنے کیلئے یہ دیکھنا ہوگا کہ کس مضمون کو نصاب میں کیا اہمیت حاصل ہے اور اس اہمیت کے لحاظ سے اسے کتنا وقت درکار ہے۔

(vii) مقامی ماحول اور روایات سے ہم آہنگی: اکثر نصاب کی تربیت کے وقت مقامی ماحول اور روایات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جبکہ اچھا نصاب وہی ہے جو مقامی ماحول اور قومی روایات سے مطابقت رکھتا ہو تاکہ طلبا اپنے اردگرد کے ماحول سے مواد حاصل کر سکیں۔

سوال: جائزہ، پیمائش اور تخمین کے تصورات کی تعریف اور مفہوم بیان کریں اور ان کے باہمی فرق کی وضاحت مثالوں سے کریں۔

جواب جائزہ، پیمائش اور تخمین میں فرق معلوم کرنے کے لیے ان کی تعریف اور مفہوم کا جاننا ضروری ہے۔ ان کا علیحدہ علیحدہ مفہوم درج ذیل ہے:

1- جائزہ: جائزہ کا مفہوم تعلیمی کارکردگی کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا ہے۔ جائزہ ایک مسلسل عمل ہے جس کی مدد سے افراد کے کردار، رویوں، نظریات، عادات، دلچسپیوں اور رجحانات کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ جائزہ پیمائش کی نسبت زیادہ وسیع عمل ہے۔ جائزہ میں رسمی طریقوں کے ساتھ ساتھ غیر رسمی طریقے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ پیمائش اور آزمائش جائزہ کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جائزہ کمیتی مشاہدات اور کیفیتی مشاہدات دونوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جائزہ میں کسی فعالیت کا مکمل تجزیہ کر کے اس کا نتیجہ بھی مرتب کیا جاتا ہے۔

2- پیمائش: پیمائش جائزہ کا ایک ذریعہ ہے اور اس کا عمل اور دائرہ کار محدود ہے۔ پیمائش سے صرف کسی چیز کے وزن، کمیت اور حجم کی مقدار معلوم کی جاتی ہے۔ پیمائش کے لیے صرف رسمی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ ایک کمیتی (Quantitative) عمل ہے۔ اس سے صرف کسی مضمون میں حاصل کردہ نمبر بتائے جاسکتے ہیں۔ پیمائش کے اظہار کے لیے اکائیاں استعمال کی جاتی ہیں۔

3- تخمین: تخمین بھی جائزہ کی ایک قسم ہے۔ تخمین کے معنی اندازہ، قیاس کرنا یا عمومی حساب لگانا ہے۔ استاد پڑھانے کے دوران اپنی تدریس کے تاثر کا اندازہ لگانے کے لیے طلبا کی دلچسپی، توجہ، محبت اور فہم پر نظر رکھتا ہے تاکہ بہتر تعلیم کے لیے کمرۂ جماعت میں موزوں ماحول برقرار رکھا جاسکے۔

نارمن گرون لنڈ (Norman Gronlund) کے مطابق تخمین ایک طرز عمل ہے جس میں ہر وقت برمحل اور برجستہ اندازے لگائے جاسکتے ہیں۔ مثلاً استاد ایک ہی وقت میں اپنی کلاس کے بچوں کے فہم، حیرانگی، جوش و جذبہ، دلچسپی، بوریت اور توجہ وغیرہ کے متعلق اندازے لگا سکتا ہے اور تعلیمی عمل کو مؤثر اور بہتر بنا سکتا ہے۔

جائزے اور پیمائش کا موازنہ

جائزہ	پیمائش
1- جائزہ پیمائش کی نسبت ایک وسیع طریق ہے۔	1- پیمائش جائزے کے عمل کا ایک حصہ ہے اور جائزے کی نسبت محدود ہے۔
2- جائزہ ایک مسلسل عمل ہے جس سے فرد کے کردار اور رویوں کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔	2- پیمائش ایک وقتی عمل ہے اور جائزہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
3- جائزے کے عمل میں رسمی اور غیر رسمی دونوں طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔	3- پیمائش میں صرف رسمی طریقے اور مخصوص پیمانے استعمال ہوتے ہیں
4- جائزہ کمیتی مشاہدات اور کیفیتی مشاہدات دونوں پر مشتمل ہوتا ہے۔	4- پیمائش صرف ایک کمیتی عمل ہے۔ اس کے اظہار کیلئے اکائیاں استعمال کی جاتی ہیں۔
5- جائزے کے عمل میں آزمائشوں اور امتحانی نتائج کی روشنی میں کسی فرد کا مکمل تجزیہ کیا جاتا ہے۔	5- پیمائش میں صرف کسی مخصوص مضمون یا مہارت کے نمبر بتائے جاسکتے ہیں۔
6- جائزہ نتائج کی روشنی میں معیار کا تعین کرتا ہے اور فرد کے مستقبل، رجحانات، طبعی میلانات اور رویوں کی نشاندہی کرتا ہے۔	6- پیمائش صرف مقداری جانچ پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ کسی خاص مرحلے پر فرد کی کارکردگی کا تعین کرتی ہے۔

سوال 9: جائزہ سے کیا مراد ہے؟ ماہرین تعلیم کی آراء کی روشنی میں جائزہ کی تعریف بیان کریں۔ نیز نصابی جائزہ کے اہم مقاصد کی تفصیل لکھیں۔

جواب

جائزہ

جائزہ کے لغوی معنی قدر و قیمت کا اندازہ کرنا یا جانچ پڑتال کے ہیں۔ جائزہ تعلیم کا ایک لازمی جزو ہے۔ اس کی مدد سے یہ دیکھا جاتا ہے

کہ طالب علم نے تدریسی عمل سے کس قدر استفادہ کیا ہے اور اس کی حاصل کردہ معلومات اور تربیت کا معیار کیا ہے۔ جائزے کی اصطلاح اگرچہ نئی ہے مگر اس کا تصور بہت قدیم ہے۔ زمانہ قبل مسیح میں یونان، روم اور چین میں اساتذہ طلبا کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے امتحانات کا انعقاد کرتے تھے۔ اسلامی تعلیمات میں بھی جائزے کو اہم مقام حاصل ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتاب زندگی کے اندراجات سے ڈریں گے کہ یہ کیسی کتاب ہے۔ ہماری چھوٹی بڑی کوئی حرکت نہیں جو اس میں درج نہ کی گئی ہو۔ جو کچھ انہوں نے کیا سب حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا۔'' (49:18)

اسی طرح قرآن پاک کا فرمان ہے:

''وہ اس دن کو نہ بھول جائیں جب کہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان کی کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔'' (24:34)

اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہر مسلمان کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ ہر شام سونے سے پہلے اپنے تمام دن کی کارکردگی کا جائزہ لے تاکہ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر آئندہ ان کا ارتکاب نہ کرے۔

جائزہ کی تعریف

مختلف ماہرین تعلیم نے جائزہ کی تعریفیں کی ہیں، ان میں مندرجہ ذیل اہم ہیں:

1- لنڈ ویل: لنڈ ویل کے نزدیک جائزہ تعلیم کے خصوصی مقاصد کے حصول کی جانچ پرکھ کا نام ہے۔

2- کلنٹن چیز: ''جائزہ سے مراد پیائش کے ذریعے حاصل شدہ مقداروں کو کسی خاص معیار کے مطابق پرکھنا اور ان کی قدر و قیمت مقرر کرنا ہے۔''

3- شفلل: ''جائزہ کسی عمل کی قیمت کے تعین کا نام ہے۔''

4- اے۔ جے۔ جونز: ''جائزہ کسی چیز کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کے عمل کا نام ہے۔''

5- کارڈے وی گڈ: کارڈے وی گڈ کے نزدیک جائزہ وہ عمل ہے جس میں استاد حاصل شدہ معلومات کا استعمال کر کے اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ طالب علم کے رویے میں کس حد تک تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

جائزہ کے مقاصد

تعلیمی جائزے کے مندرجہ ذیل مقاصد ہوتے ہیں:

1- طلبا کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لینا۔
2- طلبا کی شخصیت کی پیائش کرنا۔
3- طلبا کو مضامین کے انتخاب میں مدد دینا۔
4- طلبا کو مضامین کی درجہ بندی میں مدد کرنا۔
5- طلبا میں اچھی صفات کی تشکیل کرنا۔
6- اساتذہ کی کارکردگی کا جائزہ لینا۔
7- تعلیمی اہمیت۔

1- طلبا کی ترقی کی رفتار کا اندازہ کرنا: جائزہ کا بنیادی مقصد طلبا کے تعلم کی رفتار کا اندازہ کرنا ہے تاکہ استاد اس کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل تیار کر سکے۔

2- طلبا کی شخصیت کی پیائش کرنا: جائزہ کی مدد سے طلبا کی شخصیت، کردار اور رجحانات کی پیائش کرنے میں مدد ملتی ہے۔

3- طلبا کو مضامین کے انتخاب میں مدد دینا: جائزہ استاد کو طلبا کے طبعی رجحانات معلوم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ استاد بچوں کی مختلف مضامین میں کارکردگی دیکھ کر ان کے رجحانات اور دلچسپیوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ اس طرح وہ طلبا کی پیشہ وارانہ راہنمائی کر سکتا ہے۔

4- طلبا کی درجہ بندی میں مدد: جائزہ سے استاد کو طلبا کے انفرادی اختلافات سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ وہ ان کے رجحانات، دلچسپیوں اور

استعداد سے آگاہ ہو کر مختلف گروہوں کو تشکیل دیتا ہے۔ اس طرح استاد کو اپنی تدریس مؤثر بنانے میں مدد ملتی ہے۔

5- طلبا میں اچھی صفات کی تشکیل: جائزے کا نظام طلبا میں اچھی صفات پیدا کرتا ہے۔ مثلاً امتحانات ان میں محنت، صبر اور نظم و ضبط جیسی عادات پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی شخصیت متوازن بنانے میں مدد ملتی ہے۔

6- اساتذہ کی کارکردگی کا جائزہ لینا: جائزہ جہاں طلبا کی خوبیوں اور خامیوں کو اُجاگر کرتا ہے، وہاں اس کے ذریعے اساتذہ کی تدریسی کارکردگی بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ ان کی تدریس کہاں تک مؤثر رہی ہے۔

سوال: تعلیمی جائزے اور تخمین کی اہمیت پر نوٹ لکھیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2008ء)

- تعلیمی جائزہ کی اہمیت بیان کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2009ء) (گوجرانوالہ بورڈ 2010ء، فیصل آباد بورڈ 2016ء)
- تخمین اور جائزے کی اہمیت بیان کیجیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2011ء، گوجرانوالہ بورڈ 2016ء)
- تعلیمی جائزے اور تخمین کی اہمیت واضح کیجیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2011ء)
- تعلیمی جائزے اور تخمین کی اہمیت تفصیل سے بیان کریں۔

جواب

تعلیمی جائزے اور تخمین کی اہمیت

مقاصدِ تعلیم، طریقۂ تدریس اور حصولِ مقاصد کے سلسلے میں تعلیمی جائزے اور تخمین کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت ان کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

i- طلبا کی تعلیمی تحصیل کا جائزہ: اگر طلبا کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو تعلیمی جائزے کی اہمیت اس بات سے بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ اس کے ذریعے طلبا کو بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ کیا جانتے ہیں اور کیا نہیں۔ کون سے تصورات صحیح طور پر ان کی سمجھ میں آگئے ہیں اور کون سے نہیں آئے یا کسی مہارت میں ان کی کس درجہ کی تحصیل ہے۔ دوسرے طلبا کے مقابلے میں ان کا نتیجہ کیا ہے۔ طلبا کو ان کی موجودہ کارکردگی کے نتیجہ میں ہی امدادی تدریس فراہم کی جاتی ہے جو صرف جائزے سے ہی پتہ چلتی ہے۔ جائزے کو مدِنظر رکھ کر تعلیمی منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔

ii- طلبا میں تعلیم کے لیے تحریک پیدا کرنا: بہتر اور مؤثر تعلیمی نتائج کے حصول کے سلسلے میں تعلیمی جائزے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس سے طلبا میں پڑھائی کے لیے تحریک پیدا ہوتی ہے اور سیکھنے کے عمل کو تقویت ملتی ہے۔ طلبا اچھے نمبر لینے کے لیے خصوصی تیاری کرتے ہیں اور اساتذہ اور والدین کے سامنے اپنے تاثر کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور یوں کامیابی کے اعلیٰ درجوں کو حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح طلبا میں مقابلے کا رجحان بھی فروغ پاتا ہے۔

iii- طلبا کی گروہ بندی: طلبا کے ذہنی معیار کے اعتبار سے مختلف گروہ ہوتے ہیں۔ کسی بھی تعلیمی ادارے کے انتظامی اور تعلیمی امور میں بھی جائزے کا استعمال بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ نہ صرف طلبا کی انفرادی تحصیل و رفتارِ کار سے آگاہ کرتا ہے بلکہ طلبا کے مابین تعلیمی تحصیل کے لحاظ سے درجہ بندی کو بھی واضح کرتا ہے۔ اس طرح جائزہ تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے طلبا کی گروہ بندی کرنے میں بھی بھی مدد فراہم کرتا ہے۔ اس طرح سے ذہین اور کمزور طلبا کی گروہ بندی کرکے تدریس میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔

iv- تدریسی مواد کی تشکیل و تنظیمِ نو: ماہرینِ تعلیم اور اساتذہ کے نقطۂ نظر سے تعلیمی جائزے کی اہمیت کا اس بات سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعے ماہرینِ تعلیم تدریسی مواد اور تدریسی طریقہ کار کو از سرِ نو ترتیب و تشکیل دیتے ہیں اور اسی مناسبت سے اس کو استعمال بھی کرسکتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ہونے والے جائزے اور تخمین کے ذریعے استاد طلبا کی تعلیمی ترقی اور اکتسابِ رفتار کے بارے میں معلوم کرکے اپنی تدریسی رفتار میں مطابقت پیدا کرسکتا ہے اور مطلوبہ نتائج با آسانی حاصل کرسکتا ہے۔

v- طلبا کو اگلی جماعت میں ترقی دینا: طلبا کو اگلی جماعت میں ترقی دینے کے لیے کسی نہ کسی معیار کی ضرورت ہوتی ہے۔ تعلیمی جائزے اور

تخمین کے عمل کی بدولت ہی طلبا کو اگلی جماعت میں ترقی دینے کا فیصلہ کیا جاتا ہے جب کہ ایک مخصوص درجے کی کامیابی کے بعد سند بھی اس عمل میں سے گزرنے کے بعد ہی دی جاتی ہے۔ حکومت ہونہار طلبا کے لیے جن اعزازات' انعامات اور وظائف کا انتظام کرتی ہے' ان کا فیصلہ بھی جائزے اور تخمین کے عمل کو استعمال کرنے سے ہی ہوتا ہے۔ آجکل داخلہ ٹیسٹ کے لیے بھی یہ مدد فراہم کرتے ہیں۔

vi- اعلیٰ تعلیم اور ملازمتوں کے لیے انتخاب: اعلیٰ تعلیم اور ملازمتوں کے لیے طلبا اور امیدواروں کے معیار کو پرکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جائزے کے ذریعے حاصل شدہ معلومات کی مدد سے زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کے لیے امیدواروں کا انتخاب کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اسی طرح جائزے کے نتائج کی مدد سے طلبا کو پیشہ وارانہ مضامین اور شعبہ جاتی انتخاب میں بھی معاونت ملتی ہے۔ اس طرح طلبا کا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچالیا جاتا ہے۔

vii- تحقیق میں استعمال: آج کا جدید دور تحقیق کا دور ہے۔ تعلیمی جائزے اور تحقیق سے حاصل شدہ معلومات کو تعلیمی تحقیقات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی بنیادی' اطلاقی اور عملی تعلیمی تحقیق کے لیے جائزے کے ذریعے حاصل شدہ ساخت کو [illegible] کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے طلبا کے رجحانات' دلچسپیوں اور معیارات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ٹیکسٹ بک کی مکمل حل شدہ آزمائشی مشق

کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions)

☐ **ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

(i) نصاب سازی کا عمل مسلسل اور.............. عمل ہے۔
(الف) عملی (ب) معلوماتی (ج) مخروطی (د) دائروی ✓

(ii) کس ماہر تعلیم کے مطابق نصاب کے چار اجزاء ہیں؟
(الف) میڈ ✓ (ب) نارمن (ج) ٹنڈول (د) ڈان بلڈ

(iii) جائزہ ایک ایسا عمل ہے جس میں صرف.............. پیمانے استعمال ہوتے ہیں۔
(الف) علامتی (ب) مقداری ✓ (ج) معیاری (د) خاصیتی

(iv) جائزہ ایک عمل ہے:
(الف) مسلسل ✓ (ب) محدود (ج) معلم اور منتظم (د) عارضی

(v) تعلیمی جائزہ سے مراد ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے اپنی تدریس کا اندازہ کر سکتے ہیں:
(الف) معلم اور منتظم ✓ (ب) معلم (ج) متعلم (د) صدر معلم

(vi) پیمائش جائزے کا ایک.............. پہلو ہے۔
(الف) مقداری (ب) معیاری (ج) خاصیتی (د) مقداری یا عددی ✓

(vii) ایسا طرز عمل جس میں استاد ایک وقت میں طلبا کے درجہ فہم' دلچسپی' توجہ کا اندازہ لگا سکتا ہے:
(الف) تخمین ✓ (ب) جائزہ (ج) امتحان (د) پیمائش

(viii) کورس کا لفظی معنی کیا ہے؟
(الف) طریقہ کار (ب) راستہ ✓ (ج) مفہوم (د) طرز عمل

(ix) نصاب یعنی کریکولم کا لفظ کس زبان کے لفظ کوریئر سے بنا ہے؟
(الف) انگریزی (ب) فرانسیسی (ج) لاطینی ✓ (د) ہسپانوی

(x) نصاب کے کتنے اجزاء ہوتے ہیں؟
(الف) دو (ب) تین (ج) چار ✓ (د) پانچ

مختصر سوالات و جوابات

(Short Questions & Answers)

☆ **مختصر سوالات کے جوابات لکھیں۔**

سوال 1: سلیبس کا مفہوم مختصر الفاظ میں واضح کریں۔
جواب: کسی مضمون کے عنوانات کی ایسی فہرست [illegible] خارجی امتحان [illegible] کیا جاتا ہے۔ اس میں ہر عنوان کے ساتھ نمبروں کی تقسیم بھی دی جاتی ہے۔

سوال 2: کورس سے کیا مراد ہے؟ واضح کریں۔
جواب: یہ کسی ایک مضمون کی تفصیل ہوتی ہے [illegible] درج عنوانات [illegible] ہوتی ہے [illegible] کسی عنوان کو کتنے ذیلی تصورات کی شمولیت [illegible] پڑھایا جائے گا۔

سوال 3: نصاب سے کیا مراد ہے؟
جواب: علوم اور سرگرمیوں کا ایسا مجموعہ جو کسی بھی تعلیمی نظام [illegible] جاتا ہے جس کے مطابق [illegible] کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

سوال 4: نصاب کے اجزاء تحریر کریں۔
جواب: (i) مقاصد نصاب (ii) نصابی مواد
(iii) طریقہ تدریس (iv) جائزہ

سوال 5: جائزہ کا عمومی مفہوم واضح کریں۔
جواب: جائزہ کا عمومی معنی جانچ پڑتال ہے۔ تعلیم و تدریس میں جائزے سے مراد ایسا عمل ہے جس کے ذریعے معلم اپنی تدریس کا اندازہ کر سکتا ہے کہ اُس نے جو پڑھایا تھا، وہ طلبا کو کس حد تک سمجھ میں آیا۔

سوال 6: آزمائش سے کیا مراد ہے؟
جواب: وہ آلہ یا پیمانہ جس کی مدد سے ہم تعلیمی ماحول میں طلبا کی مختلف خصوصیات کی پیمائش کرتے ہیں۔

سوال 7: تخمین سے کیا مراد ہے؟
جواب: تخمین کا معنی اندازہ، قیاس کرنا یا عمومی حساب لگانا ہے۔

سوال 8: کورس کے لفظی معنی بیان کریں۔
جواب: کورس کے لفظی معنی راستے کے ہیں اور ظاہر ہے کہ راستہ کا تعین منزل کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔

سوال 9: درس و تدریس میں کتب کا کردار واضح کریں۔

جواب: کہا جاتا ہے کہ کتب نسل انسانی کی یادداشت ہیں۔ کتابیں درس و تدریس میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ باوجود انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے کتابوں کی اہمیت اور استعمال میں ذرا بھی کمی نہیں آئی۔

سوال10: پاکستان میں درسی کتب کی تیاری کے لیے ٹیکسٹ بک بورڈ کا قیام کب عمل میں آیا؟

جواب: پاکستان میں اعلیٰ سطح کمیٹی کی سفارشات کے مطابق مختلف صوبوں میں 1962ء میں ٹیکسٹ بک بورڈ کا قیام ٹیکسٹ بک بورڈ آرڈیننس کے ذریعے عمل میں آیا۔

سوال11: معنی کے اعتبار سے لفظ نصاب کا تجزیہ کریں۔

جواب: حقیقت یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ ایک راستہ ہے جس کے ذریعے طلبہ اپنے مقصد تک پہنچتے ہیں۔ مثلاً اُسے ڈاکٹر، انجینئر یا سائنسدان بننا ہے چنانچہ وہ اس مقصد کے لیے ایسے نصاب کو منتخب کرے جو اُسے اُس کی منزل تک لے جائے۔

سوال12: پال ہرسٹ نصاب کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

جواب: نصاب تعلیمی سرگرمیوں کی ایسی تنظیم ہے جس کے ذریعے طلبہ تعلیمی مقاصد حاصل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

سوال13: مفکرین تعلیم نصاب کا تجزیہ کیا پیش کرتے ہیں؟

جواب: مفکرین نصاب کو محض کتابی مواد تک محدود نہیں رکھتے بلکہ تدریسی پروگرام مدرسے کی تمام سرگرمیوں، رہنمائی و مشاورت اور تعلیمی جائزے سبھی عناصر کو شامل کرتے ہیں۔

سوال14: نصاب کے عناصر کتنے ہیں؟

جواب: نصاب کے چار اجزاء ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(i) مقاصد نصاب (ii) نصابی مواد (iii) طریقہ تدریس (iv) جائزہ

سوال15: نصاب سازی کا محرک مختصراً بیان کریں۔

جواب: نفسیاتی لحاظ سے طلبہ محرک کے بغیر اپنے ردعمل کا اظہار نہیں کر سکتے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ کسی فائدے کے بغیر وہ کسی ردعمل کا اظہار نہیں کرتا۔

سوال16: نصابی جائزہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نصابی جائزے میں نصاب کے تمام اجزا کی کارکردگی اور اُن کے مؤثر ہونے کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ جائزہ نصابی مقاصد، نصابی مواد اور طریقہ ہائے تدریس کو خوب سے خوب تر بنانے میں رہنمائی کرتا ہے۔

☆

www.downloadclassnotes.com